



ایک تجوری جس کا نام کلیسا ہے

FERDINANDO FREGA · GILLETTENARRATIVE · GILLETTEVATICANO · 07/17

آج مجھے Francesco کا فون آتا ہے، میرے تین اطالوی بچوں میں سے ایک۔ وہ کہتا ہے: ابو، آپ کو پتا ہے، اس وقت، پہلے سے کہیں بڑھ کر، آپ واقعی کنگال ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔

میں جواب دیتا ہوں: صبح بخیر، تم کیسے ہو۔ میں اُسے بتاتا ہوں کہ فون کال شروع کرنے کا شاید یہ سب سے بہتر طریقہ ہے۔ اور یہ کہ تینتیس برسوں میں میں نے صاف طور پر اتنا وقت نہیں دیا کہ اُسے سکھا سکوں کہ ایک انسان سے کیسے بات کی جاتی ہے۔

میں نے ابھی پڑھا تھا کہ بیٹے اپنی ماؤں سے شدید طور پر جڑے ہوتے ہیں۔ X عنصر اُسی سے آتا ہے۔ اور جہاں تک ذہانت کا تعلق ہے، بحث کی زیادہ گنجائش نہیں۔ یہ توقعات کو دھوکا نہیں دیتی۔ منتقلی میں ناقابلِ واپسی۔ جو فطری جینیات ہے، اُسے بدلا نہیں جا سکتا۔

ایک بیٹی کا ہونا تسلی کی بات تھی۔ اور اگرچہ ہمارے پاس ایک دوسرے کو فون کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی، کیونکہ ہم ایک ہی گھر میں رہتے تھے، اُس نے اُسی دن مجھے بتایا کہ ہماری گفتگوئیں اُسے بے چین کر دیتی ہیں، اور یہ کہ وہ سمجھ نہیں پاتی کہ یہ جذباتی، ہمدردانہ اثر کہاں سے آ رہا ہے۔

میں اُس کی طرف مسکرا دیا۔ اتنا کافی تھا۔ وہ میری بیٹی تھی۔ کسی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ کچھ حقیقتیں باقی سب پر حکومت کرتی ہیں۔

اور پھر مجھے یاد آیا کہ میں نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام تھا THE PHONE CALL OF JESUS۔ میں نے اُسے اشاعت سے واپس لے لیا تھا، جب مجھے وہ ایک Amazon چیٹ کی لڑی کے اندر ملی، جہاں کوئی پوچھ رہا تھا کہ آخر AI کی بنائی ہوئی کتاب کی قیمت کتنی ہونی چاہیے۔

وہ اپنی کتاب کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ تقریباً دو ہزار سال پہلے لکھی گئی۔ اُس کی اربوں جلدیں بک چکی تھیں اور اُس کی رائٹنی ابدی ہو چکی تھی، ایک تجوری کے اندر رکھی ہوئی جس کا نام کیتھولک کلیسا ہے۔

جس کا نام کوئی بدل کر یہ رکھنا چاہتا تھا: AMAZURCH۔

سب سے مزے کی بات یہ ہے۔ ہمارے ہر خیال کے اندر ہمارا ایک ٹکڑا ہوتا ہے جو ہم نے کبھی کسی سے متعارف نہیں کروایا۔ جو لوگ ہمیں باہر سے دیکھتے ہیں، وہ ایک لمحے کو رکتے ہیں، ہمیں دیکھتے ہیں، اور ہمیشہ اُسی جگہ پہنچتے ہیں۔

آخر یہ آدمی ہے کون۔

Ferdinando